خوفِ خدا

حاصِل کرنے کے طریقے

16-September-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

16 ستمبر، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

خوفِ خُدا حاصِل کرنے کے طریقے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...حضرت بہاءُالدّین زکریّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ذِکرِ خیر
- ...حقیقی سَعادت مند کون...؟
- ...خوفِ خُدا ایمان کا تقاضا ہے
- ...مثالی مُعاشرے کے لئے خوفِ خُدا شرطِ اَوّل ہے

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد میں حاضِر ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب نصیب ہو گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اگر اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ چیزیں بھی ضمناً جائِز ہو جائیں گی، یہ بھی یاد رہے کہ صرف کھانے، پینے، سونے وغیرہ کے لئے اعتکاف کی نیت کرنا دُرُست نہیں، اعتکاف کی نیت رضائے اِلٰہی کے لئے ہو، اگر مسجد میں کھانا وغیرہ کھانا ہو یا سونے کا ارادہ بن جائے تو اللہ پاک کی رضا کے لئے اعتکاف کی نیت کیجئے، کچھ دیر عبادت یا ذِکْرُ و دُرُود کیجئے، اب چاہیں تو کھا، پی یا سو سکتے ہیں۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا، جب تک میرا نام اس میں رہے گا، فرشتے اس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔[1]

عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی | گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرود اس نے کبھی | یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم اَوسط، جلد: 1، صفحہ: 497، حدیث: 1835۔
2 ... سامانِ بخشش، صفحہ: 93-94 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! سچی نیت بخشش کا ذریعہ ہے۔ بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ اللہ پاک کی رضا اور عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے بیان سُنوں گا ❁ سُن کر عمل کی کوشش کروں گا ❁ جتنا یاد رہا، دوسروں تک پہنچانے کی سعادت حاصل کروں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام مبارک سُن کر درود پڑھوں گا۔

اچّھی اچّھی نیّتوں کا، ہو خدا جذبہ عطا | بندۂ مخلص بنا، کر عَفْو میری ہر خطا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! 7 صَفَرُ الْمُظَفَّر کو عالَمِ اسلام کی عظیم شخصیت، شیخُ الْاِسْلام حضرت بہاءُ الدِّیْن زَکَرِیَّا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا عُرسِ پاک ہوتا ہے ❋.. حضرت بہاءُ الدِّیْن زَکَرِیَّا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ 27 رمضان المبارک، 566ہجری کو صُوبہ پنجاب پاکستان کے شہر لَیَّہ میں پیدا ہوئے ❋.. پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آباء و اَجْداد میں ایک بزرگ ہیں: حضرت قُصَیّ بِن کِلاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ حضرت بہاءُ الدِّیْن زکریا ملتانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ان کی اولاد میں سے ہیں ❋.. حضرت بہاءُ الدِّیْن زَکَرِیَّا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بہت بلند رُتبہ عالِم، عابِد، زاہِد، متقی، پرہیز گار، زَبردست مبلغِ اسلام اور پیدائشی ولیٔ کامِل تھے۔

مکتبۃ المدینہ نے **فیضانِ بہاءُ الدِّیْن زَکَرِیَّا ملتانی** کے نام سے آپ کی سیرت پر رسالہ

1... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

بھی شائع کیا ہے، آیئے! حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ایک واقعہ سنتے ہیں:

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف (واقعہ)

ایک مرتبہ کا ذِکْر ہے: حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ پر **خوفِ خُدا** کا اتنا غلبہ ہوا کہ آپ حُجرہ شریف میں داخِل ہوئے، دروازہ بند کیا اور سجدہ میں گِر کر توبہ واِسْتِغْفار کرنے لگے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے، **خوفِ خُدا** سے سینہ اُبَل رہا تھا، اتنا روئے، اتنا روئے کہ مُصَلّا آنسوؤں سے تَر ہو گیا، آپ کے صاحبزادے اور مُریدِین اچانک اس حالت سے سخت پریشان ہوئے، حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تڑپ تڑپ کر رونے کی آوازیں سب کے سینے چیر رہی تھیں، دِل دہل رہے تھے، صاحبزادے اور مُرِیدِین بار بار حُجرہ شریف کے دروازے پر دستک دے رہے تھے، اِلتجائیں کر رہے تھے: عالی جاہ! دروازہ کھولئے! مگر **شیخُ الْاِسْلام** حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے کہ **خوفِ خُدا** میں غرق، سب سے بے نیاز چیخ چیخ کر روئے ہی جا رہے تھے، آخر کار آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پوتے شاہ رُکْنِ عالَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بلایا گیا، حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پوتے سے بہت محبت فرماتے تھے، شاہ رُکْنِ عالَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دروازے پر دستک دی اور 2، 3 مرتبہ زور سے پکارا: دادا جان! دروازہ کھولئے...!! اب حضرت **شیخُ الْاِسْلام** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُٹھے، دروازہ کھولا، شاہ رُکْنِ عالَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اندر جانے کی اجازت ملی۔

شاہ رُکْنِ عالَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اندر پہنچے اور دیکھ کر حیران رِہ گئے کہ رَو رَو کر حضرت **شیخُ الْاِسْلام** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھیں سُوج چکی ہیں، ان پر وَرَم آگیا ہے، آپ اتنا روئے، اتنا روئے کہ آنسو ختم ہو گئے اور اب ان مبارک آنکھوں سے خون کے قطرے ٹَپ ٹَپ گِر

رہے ہیں۔ یہ دِل ہِلا دینے والا منظر دیکھ کر شاہ رُکْنِ عالَم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے عرض کیا: دادا جان! اتنا رونے کا سبب کیا ہے؟ حضرت بہاءُ الدِّیْن زَکَرِیَّا ملتانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے جو فرمایا، اسے دِل کے کانوں سے سنیئے! ارشاد ہوا: بیٹا! میں نے عالَمِ مُکَاشَفہ میں دیکھا کہ ایک شخص ہے، اس کا نام بھی بہاءُ الدِّین ہے، زُہد و تقویٰ میں صاحبِ کمال ہے، عِلْم و عمل میں اپنے وقت کا سردار ہے، اس کا انتقال ہوا، سالہا سال کی عِبَادت، تقویٰ و پرہیزگاری اس کے کچھ کام نہ آئی، اس کے سارے اَعْمَال اُس کے منہ پر مار دیئے گئے اور ایمان سلب کر لیا گیا، اس شخص کا یہ حال دیکھ کر مجھ پر خوف طاری ہو گیا کہ ایک وہ بہاءُ الدِّین تھا، جس کی عبادت و اطاعت اس کے کسی کام نہ آئی اور اس کا ایمان سلب کر لیا گیا اور ایک میں ہوں، خُدا جانے میرے ساتھ کیا مُعَاملہ ہوتا ہے۔

کاشکے نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا
قبر و حَشْر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا

دو جہاں کی فکروں سے یُوں نجات مل جاتی
میں مدینے کا سچ مُچ کُتّا بن گیا ہوتا

آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاشکے مری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا[1]

حضرت بہاءُ الدِّیْن زَکَرِیَّا ملتانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے **خوفِ خُدا** میں تڑپتے ہوئے مزید فرمایا: بیٹا! روزِ میثاق (یعنی:) عالَمِ اَرْواح میں جب اللہ پاک نے تمام رُوحوں کو جمع فرمایا، ارشاد ہوا: ”اَلَسْتُ بِرَبِّکُم“ کیا میں تمہارا رَبّ نہیں؟ رُوحوں نے اقرار کرتے ہوئے کہا: ”بَلٰی“ مولیٰ! کیوں نہیں، تُو ہی ہمارا رَبّ ہے۔ اب تمام رُوحوں کو حکم ہوا: میں تمہارا رَبّ ہوں، مجھے سجدہ کرو! اس حکم پر کئی رُوحیں سجدے میں گر گئیں اور کئی کھڑی رہیں، اللہ پاک نے دوبارہ سجدے کا حکم دیا، اس بار مزید روحیں سجدہ کرنے والی روحوں کے ساتھ مل گئیں اور اللہ

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 158 تا 160۔

پاک کے حُضُور سجدہ کیا، یہ دونوں گروہ مُخْلِصِیْن کہلائے، جنہوں نے پہلے حکم پر سجدہ کیا وہ مَسْعُود (یعنی سَعَادت مند ہوئے) اور جنہوں نے دوسرے حکم پر سجدہ کیا وہ مَحْمُود (یعنی قابلِ تعریف) ہوئے لیکن جنہوں نے اللہ پاک کا حکم نہ مانا، دونوں بار ہی سجدہ نہ کیا وہ دُنیا اور آخرت میں نقصان میں رہے۔ اتنا فرمانے کے بعد شیخ الاسلام حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا ملتانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تڑپ کر کہا: بیٹا! میں نہیں جانتا کہ میں ان میں کس گروہ میں تھا، آہ! اگر میرا بھی شُمار نقصان اُٹھانے والوں میں ہُوا تو میرا کیا بنے گا...؟[1]

آج بنتا ہوں معزز جو کھلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارَبّ!

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارَبّ!

دَرْدِ سَر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہوں
میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یارَبّ!

عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یارَبّ![2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خُدا ملنا سَعَادت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت بہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا ملتانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیدائشی ولیٔ کامِل ہیں، گُناہوں سے بچنے والے ہیں، دِن رات نیکیوں میں گزارنے والے ہیں، اس کے باوُجُود آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے **خوفِ خُدا** کا عالَم کیا ہے...! کاش! اللہ پاک ہمیں بھی **خوفِ خُدا** کی ایسی کیفیات نصیب فرمائے۔

حقیقت یہی ہے کہ اللہ پاک کی خُفْیَہ تَدْبیر سے، اللہ پاک کی ناراضی سے، اللہ پاک

1 ...فیضانِ بہاءُ الدِّین زکریا ملتانی، صفحہ: 44-45 خُلاصۃً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 85۔

کے قہر و غضب سے وہی ڈرتا ہے جو سعادت مند ہے۔ تفسیر رُوحُ المعانی میں ہے: جب اِبْلِیْس لَعِیْن (لعنتی شیطان) مَرْدُود ہوا یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ نہ کرنے کے جُرم میں اسے بارگاہِ اِلٰہی سے دُھتکار دیا گیا تو یہ دیکھ کر حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام رونے لگے، اللہ پاک نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے رُلایا؟ عرض کیا: یارَبّ! ہم تیری خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں۔ ارشاد ہوا: ایسے ہی رَہو، میری خُفیہ تدبیر سے کبھی بے خوف مت ہونا۔ (1)

ترے خوف سے، تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یااِلٰہی!
مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دَم | ترے خوف سے یاخُدا یااِلٰہی!

ایمان کی سلامتی کی کسی کے پاس گارنٹی نہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اللہُ رَحْمٰن کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا، مسلمان کیا، اپنے پیارے حبیب، دِلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامَنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں دیا، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ وہ مرتے دَم تک مسلمان ہی رہے گا، جس طرح بے شُمار کُفَّار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں، اسی طرح بہت سارے بدنصیب مسلمانوں کا مَعَاذَ اللہ! اِیمان سے پھر جانا بھی ثابِت ہے۔ آہ! جو اِیمان سے پِھر کر یعنی کافِر و مُرتَد ہو کر مرے گا، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزَخ میں رہے گا۔ پارہ:2، سورۂ بقرہ، آیت:217 میں ارشاد ہوتا ہے:

1... تفسیر رُوحِ المعانی، پارہ:19، سورۂ نمل، زیرِ آیت:10، جز:19، صفحہ:217۔

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾	ترجمہ: اور تم میں جو کوئی اپنے دِین سے مُرتَد ہو جائے، پھر کافِر ہی مر جائے تو ان لوگوں کے تمام اَعْمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہ دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ایک طَوِیْل حدیثِ پاک میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَوْلادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی، ان میں سے بعض مؤمن پیدا ہوئے، حالتِ ایمان پر زِندہ رہے اور مؤمن ہی مریں گے۔ بعض کافِر پیدا ہوئے، حالتِ کفر پر زِندہ رہے اور کافر ہی مریں گے۔ جبکہ بعض وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوئے، مؤمنانہ زندگی گزاری مگر کافِر ہو کر مریں گے، بعض کافِر پیدا ہوئے، کافِر زندہ رہے اور مؤمن ہو کر دُنیا سے جائیں گے۔[1]

ایماں پہ رَبِّ رحمت دے دے تُو استقامت | دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا[2]

خُفیہ تدبیر سے بے خوفی سخت نقصان دِہ ہے

اے عاشقانِ رسول! ہمیں ہر وقت اللہ پاک کی خُفْیَہ تَدْبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ اللہ پاک کی خُفْیَہ تَدْبیر سے بے خوف ہو جانا سخت نقصان دِہ ہے، قرآنِ کریم میں ہے:

فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ (پارہ:9، سورۂ اعراف، آیت:99)	ترجمہ: تو اللہ کی خُفیہ تدبیر سے صِرْف تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں۔

1 ...ترمذی، کتابُ الفِتَن، صفحہ:528، حدیث:2191۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:178۔

عُلَماء فرماتے ہیں: اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے بالکل بے خوف ہو جانا گُناہِ کبیرہ ہے۔[1]

حضرت سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا خوفِ خُدا

حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بلند رُتبہ عالِمِ دِین، بڑے پائے کے مُحدِّث اور ولیٔ کامِل ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے متعلق منقول ہے کہ آپ کی کمر جوانی ہی میں جھک گئی تھی۔ لوگوں نے کئی مرتبہ اس کی وجہ جاننے کی کوشش کی لیکن حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کوئی جواب نہ دیا۔ ایک بار آپ کے ایک شاگرد نے بار بار اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میرے ایک استاد تھے، ان کا شُمار بڑے عُلَما میں ہوتا تھا، میں نے ان سے کئی عُلوم سیکھے تھے، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے کہنے لگے: اے سفیان! کیا تم جانتے ہو میرے ساتھ کیا معامَلہ پیش آیا؟ میں 50 سال تک مخلوقِ خُدا کو اللہ پاک کی اطاعت کرنے اور گُناہوں سے بچنے کی تلقین کرتا رہا مگر افسوس! آج جب میری زندگی کا چراغ گُل ہونے کو ہے تو اللہ پاک نے مجھے اپنی بارگاہ سے یہ فرما کر نکال دیا کہ تُو میری بارگاہ میں آنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔

اپنے استاد کی یہ بات سُن کر عِبرت کی وجہ سے میری کمر ٹوٹ گئی، جس کے ٹوٹنے کی آواز وہاں موجود لوگوں نے بھی سُنی۔ میں اللہ پاک کے خوف سے آنسو بہاتا رہا اور شدید بیمار ہو گیا۔[2]

فِکرِ مَعاش بدبَلا، ہَولِ مَعاد جاں گُزا | لاکھوں بَلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں؟

1... جہنم میں لے جانے والے اعمال، جلد: 1، صفحہ: 291۔
2... خوفِ خُدا، صفحہ: 80۔

وضاحت: یعنی زِندگی کے اسباب مثلاً کھانے پینے وغیرہ کی فِکْر! قبر کی تنگی اور قیامت کی ہولناکیوں کا خوف! ایسی لاکھوں بلاؤں میں پھنسنے کے لئے رُوح بدن میں آئی ہی کیوں تھی...؟

حقیقی سَعَادت مند کون...؟

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا میں جیتے جی مؤمن ہونا یقیناً سَعَادت کی بات ہے مگر یہ سَعَادت حقیقت میں اُسی صُورت میں سَعَادت ہے کہ دُنیا سے رُخصت ہوتے وقت ایمان سلامت رہے۔ خُدا کی قسم! قابِلِ رشک وہی ہے جو قبر کے اندر بھی مؤمن ہے۔ جی ہاں! جو دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوا وُہی حقیقی معنوں میں کامیاب اور جو جنّت کو پالے وہی بامُراد ہے۔ پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، آیت:185 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ

ترجمہ: تو جسے آگ سے بچا لیا گیا اور جنّت میں داخِل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔

میرا نازُک بدن از طفیلِ رضا جہنَّم سے بچا یارَبّ!
کر دے جنّت میں تُو جَوار اُن کا عطا اپنے عطّارؔ کو عطا یارَبّ![1]

بَس! اللہ پاک ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، نزع کے وقت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا۔ آہ! ہم نے بہت گُناہ کر رکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعا کرتے ہیں: اے اللہ پاک! نَزع کے وقت ہمارے پاس شیطان نہ آئے بلکہ ہمارے آقا، رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کرم فرمائیں، اپنا جلوہ دکھائیں، کاش! مدینۂ پاک میں، گنبدِ خضراء کے سائے میں، سنہری جالیوں کے سامنے جلوۂ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں اِیْمان پر موت نصیب ہو۔

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:80-81۔

نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا | تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یارَبّ[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی بے نیازی اور اس کی خُفیہ تدبیر سے ہر مسلمان کو لرزتے رہنا چاہیئے، نہ جانے کون سا گُناہ اللہ پاک کے قہر و غضب کو اُبھار دے اور ایمان کے لئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ بَس ہر وقت اپنے پیارے اللہ پاک کے حُضُور عاجزی کا مُظاہرہ کرتے رہنا چاہیئے۔ عُلَما فرماتے ہیں: جس کو زِندگی میں سلبِ ایمان (یعنی ایمان چھن جانے) کا خوف نہ ہو، نَزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔[2]

زندگی اور موت کی ہے یااِلٰہی کشمکش | جاں چلے تیری رِضا پر بے کس و مجبور کی

امام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا خوفِ خُدا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی کتاب ”نیکی کی دعوت“ صفحہ:585 پر ایک ایمان افروز حکایت نقل فرمائی، اس کا خُلاصہ کچھ یُوں ہے: حضرت امام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سَیِّد زادے اور بہت بلند رُتبہ ہستی ہیں، آپ کی عمر مبارک جب 4 سال تھی، اس وقت آپ کے **خوفِ خُدا** کا عالَم یہ تھا کہ ایک رَوْز زار و قطار رَو رہے تھے، کسی نے آلِ رَسُول کی خِدْمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ کسی چیز کی ضرورت ہو تو حکم فرما دیجئے، ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر حضرت امام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے رونے کی آواز اَور بلند ہو گئی اور فرمایا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:۔

2 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:495۔

جہنّم کے خوف سے دِل بیٹھا جارہا ہے۔ اُن صاحِب نے شفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ تو بہت چھوٹے ہیں، ابھی سے اتنا خوف کیسا؟ اطمینان رکھئے! بچوں کو عذاب نہیں دیا جاتا۔ یہ سُن کر امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا **خوفِ خُدا** مزید نمایاں ہو گیا اور وہ بولے: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کے لئے اِن کے گرد چَھپٹیاں (یعنی لکڑی کی چھیلن وغیرہ) رکھ دی جاتی ہیں، چَھپٹیاں جلدی آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت بڑی لکڑیاں بھی جَل اُٹھتی ہیں، میں ڈرتا ہوں کہ اَبُو جہل اور اَبُو لہب جیسے بڑے بڑے کافِروں کو جہنّم میں جلانے کے لئے چَھپٹیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے۔

خوفِ خُدا سے رونے کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! امام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بچپن شریف میں ہی کس قدر **خوفِ خُدا** رکھنے والے تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی **خوفِ خُدا** کی نعمت عطا فرمائے، یقیناً خوفِ خُدا اَور عِشْقِ مصطفٰے میں رونا عظیم الشّان نیکی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس مؤمن کی آنکھوں سے **خوفِ خُدا** کے سبب آنسو نکلتے ہیں اگرچہ مکھی کے سَر کے برابر ہوں، پھر وہ آنسو اس کے چہرے کے ظاہِری حصّے کو پہنچیں تو اللہ پاک اسے جہنّم پر حرام کر دیتا ہے۔ (1)

جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں ترے ڈر سے | اللہ مگر دِل سے قَساوت (یعنی سختی) نہیں جاتی

حضرت ابراہیم و حضرت یحیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کا خوفِ خُدا

اِحیَاءُ الْعُلُوْم میں ہے: اللہ پاک کے خلیل حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جب نماز کے

---

1 ... شُعَبُ الْاِیمان، جلد: 1، صفحہ: 490، حدیث: 802۔

لئے کھڑے ہوتے تو **خوفِ خُدا** کے سبب اس قدر رَوتے کہ ایک میل (تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر) کے فاصلے سے آپ کے سینے میں ہونے والی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔ (1)

اللہ پاک کے نبی حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام بہت **خوفِ خُدا** والے تھے، جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اس قدر رَوتے کہ درخت اور مٹی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے۔ حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام **خوفِ خُدا** سے مسلسل روتے رہا کرتے، یہاں تک کہ مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سبب آپ کے رُخسار مبارک پر زخم ہوگئے تھے۔ (2)

اللہ پاک ہمیں بھی **خوفِ خُدا** سے رونا نصیب فرمادے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **خوفِ خُدا** سے رونے والا ہرگز جہنّم میں داخِل نہیں ہوگا یہاں تک کہ دُودھ تھن میں واپَس چلا جائے۔ (3)

مُفَسّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جیسے تھن سے نکلا ہوا دُودھ واپس تھن میں جانا ممکن نہیں، ایسے ہی **خوفِ خُدا** سے رونے والے شخص کا دوزخ میں جانا نا ممکن ہے۔ (4)

لائقِ نار ہیں مِرے اعمال | التجا یاخُدا کرم کی ہے

خوفِ خُدا "ایمان" کا تقاضا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا خوف بہت بڑی نعمت ہے، **خوفِ خُدا** میں رونا انبیا

1 ...احیاءُ العلوم مترجم، جلد:4، صفحہ:533۔
2 ...نیکی کی دعوت، صفحہ:274۔
3 ...ترمذی، کتاب: فضائلِ جہاد، صفحہ:415، حدیث:1633۔
4 ...مرآۃُ المناجیح، جلد:5، صفحہ:436۔

کی سُنّت ہے، **خوفِ خُدا** میں رونا نیک لوگوں کی علامت ہے بلکہ اگر ہم غور کریں تو **خوفِ خُدا** ہمارے ایمان کا تقاضا ہے، دیکھئے! ہم اللہ پاک پر اس کی تمام صفات کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ بِجَمِیْعِ صِفَاتِہٖ (میں اللہ پاک پر اس کی تمام صِفَات کے ساتھ ایمان لایا)۔ اللہ پاک کی صِفَات میں، ایک صِفَّت اَلصَّمَدُ بھی ہے یعنی اللہ پاک بے نیاز ہے، اللہ پاک کسی کا محتاج نہیں، جب ہم اللہ پاک کی اس صِفَّت پر ایمان لاتے ہیں تو اس کا تقاضا ہے کہ ہم اس کی بے نیازی سے ڈریں، بالفرض ہمارے پاس نیکیاں ہیں، ساری ساری رات سجدے کرتے ہیں، سارا دِن روزے رکھتے ہیں، ساری زندگی ایک بھی گُنَاہ نہیں کیا، تب بھی جتنی نعمتیں اللہ پاک نے ہمیں عطا فرمائی ہیں، اُن میں سے ایک نعمت کا بھی پُورا پُورا حق کب ادا ہوا؟ اللہ پاک بے نیاز ہے، اگر روزِ قیامت ہماری ساری نیکیوں کو ایک پلڑے میں رکھ کر اللہ پاک کی صِرف ایک نعمت کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا اور ساری زِندگی کی نیکیاں اُس ایک نعمت کا بدلہ بھی نہ بَن سکیں اور یقیناً بدلہ بن بھی نہیں سکیں گی، ذرا سوچئے! اگر یُوں حِسَاب لے لیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا؟

معلوم ہوا؛ جب ہم اللہ پاک کو بے نیاز مانتے ہیں تو یہ ماننا ہی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اللہ پاک کی بے نیازی سے ڈریں۔

اسی طرح اللہ پاک کی ایک صِفَّت قَہَّار بھی ہے یعنی اللہ پاک غضب فرمانے والا ہے، اللہ پاک قہر فرمانے والا ہے، اللہ پاک کی صِفَّتِ قَہَّار پر ایمان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم اللہ پاک سے ڈریں، اللہ پاک کے قہر سے، اللہ پاک کے غضب سے، اللہ پاک کی ناراضی سے خوف کریں۔ اللہ پاک کی ان صفات پر جتنا ایمان کمزور ہوتا جائے گا، **خوفِ**

خُدا میں بھی کمی آتی جائے گی اور جتنا ایمان مضبوط ہوتا جائے گا، اتنا **خوفِ خُدا** میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ معلوم ہوا اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف، اللہ پاک کی ناراضی کا خوف، اللہ پاک کے قہر و غضب کا خوف، یہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔

خَوفِ خُدا کا قرآنی حکم

پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، آیت:102 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ
(پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، آیت:102)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

کیسا واضح فرمان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ پاک سے ڈرو...! جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ یہ خاص تَوَجُّہ میں رکھنے کی بات ہے: حَقَّ تُقٰتِهٖ یعنی اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ ایسا تو کوئی مسلمان بھی نہیں کہے گا کہ میں اللہ پاک سے نہیں ڈرتا مگر اللہ پاک سے ڈرنے کے جو درجے ہیں، اللہ پاک سے ڈرنے کی جو علامات ہیں مثلاً بندہ گُنَاہوں سے بچے، بندہ اللہ پاک کی نافرمانی سے بچے، نیکیوں میں دِل لگائے، عِبَادت کی کَثْرت کرے، اسلام کی تعلیمات پر واقعی، صحیح معنوں میں عَمَل کرے، یہ جو **خوفِ خُدا** کی علامات ہیں، یہ بھی اس بندے میں پائی جائیں تو یہ کہلائے گا: حَقَّ تُقٰتِهٖ یعنی اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

"حَقَّ تُقٰتِهٖ" کی 3 مثالیں

حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے نبی ہیں، ایک بار آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر **خوفِ خُدا** کا ایسا غلبہ ہوا کہ 40 دِن تک حالتِ سجدہ میں روتے رہے، یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں

کے پانی سے زمین پر سبزہ اُگ گیا۔[1] یہ ہے: حَقَّ تُقٰتِہٖ یعنی اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے خلیل ہیں، آپ **خوفِ خُدا** سے اتنا رویا کرتے، اتنا رویا کرتے کہ روایات میں ہے: **خوفِ خُدا** سے روتے وقت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے سینے کی گڑگڑاہٹ ایک میل کے فاصلے سے سُنائی دیتی تھی۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام **خوفِ خُدا** سے روتے تو اللہ پاک حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجتا، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام عرض کرتے: اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام! اللہ پاک فرماتا ہے: کیا کبھی ایسا دوست دیکھا ہے جو اپنے دوست کو عذاب دیتا ہو؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام یہ سُن کر فرماتے: اے جبرائیل! جب میں اپنی طرف نِگاہ کرتا ہوں تو یہ بھول جاتا ہوں کہ میں اللہ پاک کا خلیل ہوں۔[2] یہ ہے: حَقَّ تُقٰتِہٖ یعنی اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

حضرت اَبُو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اسلام کے پہلے خلیفہ ہیں، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن ہیں، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے اَفْضَل ہیں، ایک بار آپ رات کے وقت قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہے تھے، یہ آیتِ کریمہ پڑھی:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ	ترجمہ: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے اُن کی جانیں اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ

1 ... احیاء العلوم مترجم، جلد:4، صفحہ:533۔
2 ... منہاج العابدین مترجم، صفحہ:394۔

ان کے لئے جنّت ہے۔ | (پارہ:11، سورۂ توبہ، آیت:111)

اس آیت کو پڑھ کر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رونے لگے، روتے رہے، روتے رہے، یہاں تک کہ صبح ہو گئی، اس وقت بھی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، کسی نے پوچھا: عالی جاہ! آپ اتنا کیوں روئے؟ فرمایا: اللہ پاک نے جنّت کو ہماری جان و مال کی قیمت فرمایا ہے، اب مُعَاملہ یہ ہے کہ کسی بھی چیز کی قیمت اُسی وقت ملتی ہے جب وہ چیز بے عیب ہو، صحیح سلامت ہو، عیب والی چیز کو کوئی نہیں خریدتا۔ جنّت ہماری جان کی قیمت ہے، روزِ قیامت جب اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری ہو گی، اس وقت خُدا نخواستہ اگر یہ فرما دیا گیا کہ تمہاری جان جس کے بدلے میں جنّت ملنی تھی، یہ جان ناکارہ ہے، اس میں ہزاروں عیب ہیں، لہٰذا اَیسی جان کے بدلے جنّت نہیں مِل سکتی تو اس وقت ہمارا کیا بنے گا...؟ یہ سوچ کر میں ساری رات روتا رہا۔[1]

اَللّٰہُ اَکْبَر! یہ ہے: حَقَّ تُقٰتِہٖ یعنی اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ بندہ اپنی نیکیوں پر نِگاہ نہ کرے، اپنی اچھائیوں پر نِگاہ نہ کرے، اپنے مقام و مرتبے کو نہ دیکھے بلکہ اللہ پاک کی بے نیازی کو دیکھے اور اُس سے ڈرے، ایسا ڈرے کہ دِل میں گھبراہٹ پیدا ہو، آنکھوں میں آنسو آئیں اور بندہ اپنے رَبّ کے حُضُور ایسا جھک جائے کہ پھر کبھی بھی نافرمانی کی طرف نہ بڑھے، یہ ہے: اللہ پاک سے ایسے ڈرنا جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

مِثَالی معاشرے کے لئے خوفِ خُدا شرطِ اَوَّل ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ **خوفِ خُدا** یعنی اللہ پاک کا ایسا ڈر، جیسا اُس سے ڈرنے کا حق

1...انوارِ جمالِ مصطفٰے، صفحہ:177، خلاصۃً۔

ہے، یہ خوف اگر ہمیں نصیب ہو جائے تو یقین کیجئے! ❁ ہمارا معاشرہ واقعی مِثَالی معاشرہ بَن جائے ❁ ہمارے مُعَاشرے سے تمام برائیاں ختم ہو جائیں ❁ گُنَاہوں کے اَڈّے وِیران ہو جائیں اور پُورا مُعَاشَرہ دُنیا میں جنّت کی تصویر بن جائے۔ اگرچہ گُنَاہوں کے، جرائِم کے اور بہت سارے اسباب ہیں، ان میں ایک بہت اَہَم اور بنیادی سبب **خوفِ خُدا** کی کمی بھی ہے۔ ❁ شراب کیوں پی جاتی ہے؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ آدمی بدکاری کی طرف کیوں بڑھتا ہے، **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ سُود کیوں کھاتے ہیں، **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ چوریاں کیوں ہوتی ہیں؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ ڈکیتیاں کیوں ہوتی ہیں؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ ناحق قتل کیوں ہوتے ہیں؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ جُوئے کے اڈّے کیوں چلتے ہیں؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ دوسروں کو ناحق تکلیف کیوں پہنچائی جاتی ہے؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ غیبت کیوں ہوتی ہے؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ چغلی، جھوٹ، وعدہ خلافی، گالی گلوچ، یہ سب کیوں ہے؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ گھر گھر میں جنگ کیوں ہے؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے ❁ ناپ تول میں کمی کیوں کی جاتی ہے؟ **خوفِ خُدا** کی کمی کی وجہ سے، غرض؛ گُنَاہوں کی جتنی بھی بڑی فہرست بنالی جائے، اُن تمام گُنَاہوں کے اسباب میں جو بنیادی چیز ملے گی وہ **خوفِ خُدا** کی کمی ہو گی۔ لٰہذا اگر ہم اپنے معاشرے کو مِثَالی معاشرہ بنانا چاہتے ہیں، اگر معاشرے سے گُنَاہوں کا خاتمہ کرنا ہے تو اس کے لئے ہم سب کو اپنے اندر **خوفِ خُدا** پیدا کرنا ہو گا۔

خوفِ خُدا اِسْلام کی بنیادی تعلیم ہے

ذرا غور کیجئے! ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دُنیا میں تشریف

لانے سے پہلے وہ کون سی بُرائی تھی جو عرب معاشرے میں نہیں پائی جاتی تھی؟ زمانۂ جاہلیت میں بدکاری عام تھی، شراب عام تھی، جھوٹ عام تھا، بے حیائی عام تھی، سُود عام تھا، رشوت عام تھی بلکہ اس سے بڑھ کر اور بُرائی کیا ہو گی کہ دُنیا میں کفر و شرک عام تھا، خانہ کعبہ شریف کے پاس بھی شِرک کے اسباب موجود تھے، جب ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَحۡمَةٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن بَن کر دُنیا میں تشریف لائے، آپ نے اِعْلانِ نبوت فرمایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِعْلانیہ طَور پر اسلام کی دَعْوَت دینے کے لئے جو حکم دیا گیا، وہ یہ تھا:

قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۪ۙ﴿۲﴾ (پارہ:29، سورۂ مدثر، آیت:2) | ترجمہ: کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈر سُناؤ!

یعنی اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کا پہلا حکم ہی **خوفِ خُدا** پر مبنی تھا، پھر ہمارے آقا، مُحَمَّد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَفَا پہاڑی پر کھڑے ہو کر جو اسلام کی پہلی اعلانیہ تبلیغ فرمائی، اس میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو **خوفِ خُدا** ہی کا دَرْس دیا۔

پھر ہمارے نبی، سچے نبی، اچھے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی **خوفِ خُدا** لوگوں کے دِلوں میں پیدا کر کے زمانۂ جاہلیت کے بگڑے ہوئے مُعَاشرے کو ایسا مِثَالی مُعَاشرہ بنا دیا کہ ایسے مُعَاشرے کی مِثَال دُنیا میں کہیں نہیں ملتی، یہی وہ مِثَالی مُعَاشرہ ہے جو قیامت تک آنے والے تمام معاشروں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ مَعْلُوم ہوا مُعَاشرے کو سُدھارنے کے لئے، مُعَاشَرے کو مِثَالِی مُعَاشَرہ بنانے کے لئے **خوفِ خُدا** اہم ترین بنیاد ہے۔

مثالی مُعَاشَرے کے دو اہم اَوْصَاف

یہاں یہ بات بھی سمجھنے اور غور کرنے کی ہے کہ **مثالی معاشرہ** کہتے کسے ہیں؟ اس تعلق

سے تفصیلی گفتگو ہو سکتی ہے، پُوری پُوری کتابیں لکھی جاسکتی ہیں، البتہ مختصر طَور پر یُوں کہا جاسکتا ہے کہ ایک مثالی معاشرے کی 2اہم بنیادیں ہیں:(1):اُس مُعَاشرے کے افراد ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرتے ہوں، کوئی بھی دُوسروں پر ظُلم نہ کرتا ہو(2):اور اُس مُعَاشَرے کا ہر فرد دوسروں کے ساتھ خیر خواہی کا، دوسروں کی بھلائی کا جذبہ رکھنے والا ہو۔

یہ دونوں باتیں جس معاشرے میں پائی جائیں، وہ معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بھی ہو گا اور اس معاشرے میں جرائم بھی بالکل نہ ہونے کے برابر ہوں گے۔ اور یہ (حق تلفی کا نہ ہونا، خیر خواہی کا جذبہ ہونا) دونوں باتیں **خوفِ خُدا** کے ذریعے حاصِل کی جاسکتی ہیں، یعنی اگر ہمارے دِلوں میں **خوفِ خُدا** پیدا ہو جائے تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!** اس کی برکت سے حق تلفیاں بھی ختم ہو جائیں گی اور خیر خواہی کا جذبہ بھی پیدا ہو جائے گا۔ آیئے! اس بات کو 2وَاقعات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

خوفِ خُدا کے سبب غَش کھا کر گِر پڑے

حضرت مِسْعَربن کِدَام رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، ایک روز ہم امامِ اعظم امام ابوحنیفہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے، بےخیالی میں امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مبارک پاؤں ایک لڑکے کے پیر پَر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: یَا شَیْخُ اَلَا تَخَافُ الْقِصَاصَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جناب! کیا آپ روزِ قیامت لئے جانے والے انتقامِ خُداوندی سے نہیں ڈرتے؟ بَس اس لڑکے کی یہ بات سُنی تھی کہ امامِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پر لرزہ طاری ہو گیا اور آپ غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔[1]

---

1 ...اشکوں کی برسات، صفحہ:17۔

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! امامِ اعظم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کا مبارک پاؤں محض بے خیالی میں اس لڑکے کے پاؤں پر پڑا، آپ نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا، اُس لڑکے کی زبان سے بھی بے ساختہ جملہ نکلا مگر اس جملے میں روزِ قیامت بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِری کا ذِکر تھا، امامِ اعظم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کو جونہی بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِری کا خیال آیا، آپ پر لرزہ طاری ہوا اور غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ غور فرمایئے! جو بندہ اتنا اللہ پاک سے ڈرتا ہو، کیا وہ کسی کی حق تلفی کرے گا؟ کیا وہ کسی کو گالیاں دے گا؟ کیا وہ کسی کی رقم دبائے گا؟ کیا وہ کسی کو ناحق ستائے گا؟ کیا وہ دوسروں کی نیند خراب کرے گا؟ کیا وہ دوسروں پر کیچڑ اُچھالے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ جو **خوفِ خُدا** والا ہو گا وہ ہر دَم دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے والا ہو گا۔ معلوم ہوا اگر ہمیں **خوفِ خُدا** کی نعمت نصیب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مُعَاشَرے سے جرائِم اور حق تلفیاں بالکل ختم ہو جائیں۔

عطا ہو خوفِ خُدا خُدارا، دو الفتِ مصطفےٰ خُدارا | کروں عمل سنتوں پہ ہر دَم امامِ اعظم ابوحنیفہ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مفتیِٔ اَعْظَم ہند رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ اور جذبۂ خیر خواہی

ایک بار رَئیسُ القلم، عَلّامہ ارشَدُ القادری صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے حُضُور مفتیِٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کو اپنے مدرسے **مدرسہ فَیْضُ العُلُوم** میں تشریف لانے کی دعوت پیش کی، حُضُور مفتیِٔ اعظم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ تشریف لائے، واپسی پر ریلوے اسٹیشن جانے کے لئے حُضُور مفتیِٔ اعظم ہند رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 573۔

رِکشہ میں تشریف فرما ہوئے ہی تھے کہ ایک شخص نے حاضِر ہو کر عرض کی: حُضُور! فلاں پریشانی سے دوچار ہوں، تَعْوِیذ عطا فرما دیجئے۔ علّامہ ارشدُ القادری صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شخص سے فرمایا: گاڑی کا ٹائم ہو چکا ہے اور تم ابھی تعویذ کے لئے بول رہے ہو! حضور مفتیٔ اعظم ہند رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے علّامہ ارشد القادری صاحب کو روک دیا۔ علّامہ صاحب نے عرض کیا: حُضُور! گاڑی چُھوٹ جائے گی۔ اس پر حضور مفتیٔ اعظم ہند رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **خوفِ خُدا** کے جذبے سے سرشار ہو کر فرمایا: چُھوٹ جانے دو۔ دوسری ٹرین سے چلا جاؤں گا۔ کل قیامت کے دِن اگر خُداوندِ کریم نے پوچھ لیا کہ تُو نے میرے فُلاں بندے کی پریشانی میں کیوں مدد نہیں کی تو میں کیا جواب دوں گا؟ یہ فرما کر رکشہ سے سارا سامان اُتروالیا۔ (1)

خیالِ خاطِرِ احباب چاہیے ہر دَم | انیسؔ ٹھیس نہ لگ جائے آبگینے کو

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! حُضُور مفتیٔ اعظم ہند رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **خوفِ خُدا** والے تھے، آپ کو روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں پیشی کا خوف تھا، آپ نے ایک دُکھی مسلمان کی خیر خواہی کے لئے گاڑی چُھوٹ جانا تو گوارا کیا مگر اس کی دِل جُوئی کئے بغیر چلے جانا منظور نہ ہوا۔ اب غور فرمایئے! مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کا یہ جذبہ اگر ہمیں نصیب ہو جائے تو ہمارا مُعَاشَرہ کیسا حَسِیْن اور خوبصُورت ہو جائے، لڑائی جھگڑے دَم توڑ جائیں، گالی گلوچ کا تَصَوُّر بھی باقی نہ رہے، حَسَد، جَلَن، بُغض و کینہ وغیرہ یہ تمام باطنی بیماریاں مُعَاشَرے سے ختم ہو جائیں۔ اور یہ سب کیسے ہو گا؟ **خوفِ خُدا** کے ذریعے۔

معلوم ہوا کسی بھی مُعَاشرے کو مِثَالی معاشرہ بنانے کے لئے جو اَہَم اور بنیادی چیزیں ہیں: حق تلفیوں سے بچنا اور خیر خواہی، یہ دونوں **خوفِ خُدا** کے ذریعے بخوبی حاصِل ہوتی

1 ... فیضانِ سُنَّت، صفحہ: 111۔

ہیں، لہٰذا مُعاشَرے میں تبدیلی لانے کے لئے، مُعاشرے کو مِثالی مُعاشَرہ بنانے کے لئے **خوفِ خُدا** اِنتہائی لازم و ضروری ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو **خوفِ خُدا** کی نعمت نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

قلب میں خوفِ خُدا رکھ کر تُو سارے کام کر	کامیابی ہو گی تیری اِنْ شَآءَ اللہ! ہر ڈگر[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَقْصَدِ حیات کی تکمیل کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ایک اور انداز سے **خوفِ خُدا** کی اہمیت جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم الحمد للہ! انسان ہیں اور اللہ پاک نے انسانوں کو کس لئے پیدا فرمایا ہے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ:27، سورۂ ذاریات، آیت:56)	ترجمہ: اور میں نے جنّ اور آدمی اس لئے بنائے کہ میری عبادت کریں

یعنی انسان کے دُنیا میں آنے کا مقصد ہے: اللہ پاک کی عِبَادت کرنا۔ ہم اپنی زِندگی کا یہ مقصد کیسے پُورا کر سکتے ہیں؟ ہم عبادت گزار کیسے بَن سکتے ہیں؟ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مِنْہَاجُ الْعَابِدِیْن میں اس تعلق سے ایک عنوان ذِکْر فرمایا: عَقْبَۃُ الْبَوَاعِث یعنی وہ چیزیں جو عِبَادت کرنے پر اُبھارتی ہیں، جن کے ذریعے عِبَادت کا شوق پیدا ہوتا ہے اور بندہ استقامت کے ساتھ اپنی زندگی کا مَقْصَد پُورا کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس عُنْوان کے تحت امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 2 چیزیں بیان فرمائی ہیں: (1): **خوفِ خُدا**۔ (2): اُمّیدِ

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:698۔

رَحمت۔ امام غزالی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِبَادت کے رستے پر چلنا اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک تم اپنے اندر **خوفِ خُدا** اَور اُمّیدِ رحمت کی صفات پیدا نہ کرلو۔ امام غزالی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: نَفْسِ اَمّارہ بُرائی کا انتہائی دِلدادہ ہے، یہ اس وقت تک گُناہوں سے باز نہیں آسکتا جب تک زبردست **خوفِ خُدا** نہ پیدا کرلیا جائے، لہٰذا نَفْسِ اَمّارہ کو عبادت کے رستے پر چلانے کے لئے ضروری ہے کہ اس پر ہر وقت **خوفِ خُدا** کا کَوڑا مُسَلَّط رکھا جائے۔ پھر عِبَادت گزار بننے کے لئے **خوفِ خُدا** اِس لئے بھی ضروری ہے کہ عِبَادت کے راستے میں خطرے بہت سارے ہیں مثلاً تکبر ہے، خود پسندی ہے، اور بہت ساری چیزیں ہیں جو عِبَادت کو تباہ کرکے رکھ دیتی ہیں، ان سب سے بچنے کا یہی طریقہ ہے کہ بندہ اپنے اندر **خوفِ خُدا** پیدا کرے، ہر وقت اللہ پاک کی بے نیازی سے خوف زدہ رہے، خود کو عذابِ قبر سے، جہنّم سے، بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِری سے ڈراتا رہے۔ اس کے بغیر کَمَاحَقُّہٗ عِبَادت گزار بن پانا ممکن نہیں۔[1]

خوفِ خُدا حاصِل کرنے کے طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے **خوفِ خُدا** کی اہمیت کے متعلق سُنا، **خوفِ خُدا** ہی وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے ہم اپنے دُنیا میں آنے کے مقصد کو پُورا کرسکتے ہیں، **خوفِ خُدا** کے ذریعے ہی ہم گُناہوں سے بچ سکتے ہیں، **خوفِ خُدا** ہی کے ذریعے ہمارا مُعَاشَرہ مِثَالی معاشرہ بن سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہمارے اندر **خوفِ خُدا** پیدا کیسے ہوگا؟ ۞ اس کے لئے قرآنِ کریم کی تِلاوت کا معمول بنایا جائے، بالخصوص وہ آیات جن میں اللہ پاک کے

1 ... منہاج العابدین، صفحہ:369-370 خلاصۃً۔

عذاب کا، جہنّم کا، قیامت کا ذِکْر ہے، اُن آیات کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ کر ذِہن میں بٹھا کر خوب توجہ سے بار بار اُن آیات کی تلاوت کی جائے ❁ احادیث میں **خوفِ خُدا** کا بیان ہے، ایسی احادیث پڑھی جائیں ❁ **خوفِ خُدا** پر مبنی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے ❁ **خوفِ خُدا** رکھنے والے بزرگانِ دِین کی سیرت پڑھی جائے ❁ جدول بنا کر روزانہ یا کم از کم ہفتے میں ایک بار قبرستان حاضِری دی جائے، وہاں فاتحہ شریف بھی پڑھی جائے ساتھ ہی ساتھ اس بات پر غور بھی کیا جائے کہ عنقریب میں نے بھی قبر میں آنا ہے، اس وقت میری بے بسی کا عالَم کیا ہو گا؟ پھر قبر کے مُعَاملات پر غور بھی کیا جائے ❁ دِل میں **خوفِ خُدا** پیدا کرنے اور بڑھانے کے لئے ایک اور مدنی پھول جو امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات سے حاصِل ہوتا ہے وہ یہ کہ **خوفِ خُدا** کے درجات کا لحاظ کیا جائے، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **منہاج العابدین** میں **خوفِ خُدا** کو خَطرات میں شُمار کیا ہے یعنی **خوفِ خُدا** دِل میں پیدا ہونے والے خیالات میں سے ہے، یہ **خوفِ خُدا** کا ابتدائی درجہ ہے، مطلب یہ ہے کہ ابتداءً **خوفِ خُدا** محض ایک خیال کی طرح ہوتا ہے، دِل میں آیا اور ختم ہو گیا، کبھی اچانک قبر کا خیال آ گیا، کبھی روزِ قیامت اللہ پاک کے حُضُور حاضِری کا خیال آ گیا، کبھی جہنّم کا خیال آ گیا، یہ خیال بس چند سیکنڈ کا ہوتا ہے اور یہ خیالات **خوفِ خُدا** کے متعلق پڑھتے رہنے سے، **خوفِ خُدا** کے متعلق بیانات وغیرہ سنتے رہنے سے حاصِل ہوتے ہیں، پھر جب یہ خیال دِل میں آنے لگ جائیں تو پھر ضروری ہے کہ اِن خیالات کو دِل میں پختہ کیا جائے، مثلاً روزانہ رات کو تنہائی میں بیٹھ کر قبر و آخرت کا تصور کیا جائے، بار بار قبرستان حاضِری دی جائے یُوں بار بار **خوفِ خُدا** والے خیالات کا تصور جماتے رہنے سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! آہستہ آہستہ یہ خیالات دِل

میں پختہ ہو جائیں گے، پھر یہی **خوفِ خُدا** محض خیال نہیں بلکہ صِفَّت بن جائے گی، یہ **خوفِ خُدا** کا وہ درجہ ہے جسے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے احیاء العلوم میں **مقامِ خوف** فرمایا ہے۔

اسلامک اِی بُک لائبریری (موبائل ایپلی کیشن کا تعارُف)

خوفِ خُدا سے متعلق اور دیگر موضوعات پر دینی کتابوں کے لئے دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ پر تشریف لائیے، یہاں سے نہایت قیمتی کتابیں اور رسائل سستے داموں طلب کئے جاسکتے ہیں۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے: **Islamic Ebook Library** (اسلامک اِی بُک لائبریری)۔ اس ایپلی کیشن کے ذریعے مکتبۃ المدینہ سے شائع (**Publish**) ہونے والی کتابیں مفت ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں، یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

زمانے کا ڈر میرے دِل سے مٹا کر | تُو کر خوف اپنا عطا یاالٰہی!

12 دینی کاموں میں سے ایک کام: ہفتہ وار اجتماع

پیارے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول کے جام پینے اور دِل میں **خوفِ خُدا** بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، دعوتِ اسلامی کے 12 دِینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَاللہُ الْکَرِیْم! **خوفِ خُدا** اور عشقِ مصطفٰے کی نعمت نصیب ہو گی، نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: ہفتہ وار اجتماع۔

میں روزانہ دو فلمیں دیکھتا تھا

جیکب آباد (صوبہ سندھ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں بہت زیادہ گُناہوں میں ڈوبا ہوا تھا، عموماً روزانہ دو فلمیں دیکھتا تھا، ایک بار میں اپنے ایک دوست سے ملنے کے لئے حیدر آباد (سندھ) گیا، یہ جمعرات کا دِن تھا، میرا دوست دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کے لئے مجھے بھی ساتھ لے گیا، وہاں میں نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا بیان سُنا تو میری زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا، میں نے **خوفِ خُدا** کے سبب رَو رَو کر گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے منسلک ہو گیا۔

اسی ماحول نے ادنٰی کو اعلیٰ کر دیا دیکھو | اندھیرا ہی اندھیرا تھا، اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے 100 شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔[1]

ہر کام شریعت کے مطابِق میں کروں کاش! | یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...زُہد کبیر، صفحہ:118، حدیث 207۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:115۔

داڑھی رکھنا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: مونچھیں کٹواؤ، داڑھیاں بڑھاؤ مجوسیوں کی مخالفت کرو![1]

پیارے اسلامی بھائیو! داڑھی رکھنا سُنَّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنّتِ انبیا ہے ❀ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک ہمیشہ ایک مٹھی کی مقدار رہتی تھی ❀اگر ایک مٹھی کی مقدار سے بڑھ جاتی تو کم کروا دیا کرتے ❀آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی داڑھی مبارک چوڑائی میں ایسی تھی کہ سینہ مُبَارک کو بھر دیتی۔[2]

❀ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے کو سخت ناپسند فرماتے تھے ❀بہارِ شریعت میں ہے: داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے کم کرنا حرام ہے۔[3]

---

1 ... مسلم، کتابُ الطھارت، باب: خِصَالُ الفِطرۃ، صفحہ: 153، حدیث: 257۔
2 ... انوارِ جمالِ مصطفےٰ، صفحہ: 157 خلاصۃً۔
3 ... بہارِ شریعت، حصہ: 16، جلد: 2، صفحہ: 586۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِنالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ... قَوْلُ البَدِیْع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ... قَوْلُ البَدِیْع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔
4 ... الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

---

1 ... مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

2 ... تاریخِ اِبنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔